روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

۲۵ اگست کو جب اتحادی فوجوں کے مملکتِ ایران کی حدود میں داخلہ کی خبر پہونچی ۔ تو " الفضل " نے سب سے پہلے حتیٰ کہ لاہور جیسے مرکزی مقام کے مسلمان روزانہ اخبارات سے بھی پہلے اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی ۔ کہ :-

" اچھا ہوتا اگر یہاں تک نوبت ہی نہ پہونچتی ۔ اور دوستانہ رنگ میں وہ خطرہ دور کر دیا جاتا ۔ جو ایران میں پرورش پا رہا تھا ۔ اب بھی اچھا ہو ۔ اگر ایرانی فوجوں سے کسی جگہ تصادم نہ ہو ۔ اس طرح جہاں ایران کی سرزمین انسانی خون کے دھبوں سے محفوظ رہے گی ۔ اور جنگ کی صعوبتیں اٹھانے سے بچ جائے گی ۔ وہاں روس اور برطانیہ سے اس کے دوستانہ تعلقات بھی برقرار رہیں گے "

خوشی کی بات ہے ۔ کہ ہماری یہ مخلصانہ خواہش جو اس ہمدردی کی وجہ سے تھی ۔ جو ہر مسلمان کہلانے والی حکومت سے ہمارے دل میں ہے ۔ بڑی حد تک پوری ہوگئی ۔ اس موقعہ پر حکومت ایران نے نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا ۔

اس نے نہ تو روس اور انگلستان سے سفارتی تعلقات منقطع کئے ۔ اور نہ ان کے خلاف اعلان جنگ کیا ۔ بلکہ شاہ ایران نے بذاتِ خود روسی اور برطانوی سفیروں کو بلا کر دوستانہ گفتگو فرمائی ۔ اور اپنے ملک سے جرمنوں کو نکال دینے کے متعلق اتحادیوں کا مطالبہ منظور کر لیا ۔ اس کے علاوہ حکومتِ ایران کے وزیر اعظم علی منصور کی حکومت کو اتحادیوں کے متعلق دوستانہ رویہ نہ رکھنے اور بدمزگی پیدا کرنے کا ذمہ وار قرار دے کر برطرف کر دیا گیا ۔ اور ان کی بجائے نئے وزیر اعظم محمد علی فاروقی کی قیادت میں نئی وزارت قائم کی گئی ۔ نیز ایرانی فوجوں کو حکم دے دیا گیا ۔ کہ وہ برطانوی اور روسی فوجوں کی مزاحمت نہ کریں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین ہی دن کے اندر یعنی ۲۸ اگست کو وہ طوفان بالکل ختم ہو گیا ۔ جو کئی اطراف سے ایران کے خلاف اٹھا تھا ۔ اور بغیر کسی قابل ذکر جانی اور مالی نقصان کے ایران اور اتحادیوں میں مصالحانہ تعلقات از سرِ نو قائم ہو گئے

یہ جو کچھ ہوا ۔ پیش آمدہ حالات کے لحاظ سے بہت ہی اچھا ہوا ۔ کیونکہ ملکِ ایران کئی قسم کے نقصانات سے بچ گیا مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اب حکومت کی حالت وہ نہیں رہی ۔ جو پہلے تھی بلکہ اس میں ایک انقلاب آ گیا ہے ۔ اور ایسا ہی ہونا مقدر تھا ۔ تا کہ خدا تعالےٰ کا وہ کلام ایک بار پھر پوری شان کے ساتھ پورا ہو ۔ جو آج سے ۳۵ سال قبل یعنی ۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان الفاظ میں نازل ہوا ۔

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

اس الہام کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ ان میں جس تزلزل کی خبر دی گئی ہے اس کا تعلق حکومت سے ہے ۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں " ایوان " کا لفظ حکومت کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جو ہاؤس کا ترجمہ ہے ۔ اور کسریٰ ایران کے بادشاہ کا لقب ہے ۔ پس

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

سے مراد شاہِ ایران کی حکومت میں تغیر پیدا ہونا ہے ۔ جو رونما ہو چکا ہے ::

یہ تغیر ایک دفعہ تو اس وقت پیدا ہوا تھا ۔ جب ۱۹۲۱ء میں ایرانی کاسک فوج کا ایک کرنیل رضا خان جو معمولی سپاہی سے افسر بنا تھا ۔ وزیر جنگ کے نہایت اہم ۔ اور ذمہ وارانہ عہدہ پر فائز ہوا ۔ اور پھر ۱۹۲۳ء میں وزیر اعظم کے عہدہ پر متمکن ہو گیا ۔ چونکہ شاہِ ایران یورپ میں رہتا تھا ۔ اس لئے رضا خان وزیر اعظم کو حکومت پر پورا اقتدار حاصل ہو گیا ۔ مگر اسی پر اکتفا نہ کیا گیا ۔ بلکہ ۱۹۲۴ء میں سابق بادشاہ کو معزول کر دیا گیا اور وزیر اعظم تخت نشین ہو کر " اعلےٰ حضرت رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران " کہلائے ::

ظاہر ہے ۔ کہ ایوان کسریٰ میں یہ تزلزل کوئی معمولی تزلزل نہ تھا ۔ ایک شاہی خاندان کو جو عرصہ دراز سے سریر آرائے حکومت تھا ۔ تاج و تخت سے محروم کر دینا بہت بڑا انقلاب تھا ۔ اور جب اسے برپا کرنے والا ایک ایسا شخص ہو ۔ جو نہایت معمولی حیثیت سے ترقی کر کے آگے بڑھا ہو ۔ تو اس انقلاب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔ لیکن اتنا بڑا انقلاب خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر رونما ہوا ۔ تا کہ جہاں خدا تعالےٰ کا وہ الہام نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہو ۔ جو حکومت ایران میں تزلزل پیدا ہونے کے متعلق ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا یہ نہ پوچھے گا کہ تمہاری قوم کیا ہے
بلکہ
یہ پوچھے گا کہ تمہارا عمل کیا ہے

"اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے۔ تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہیئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں۔ اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا۔ کہ تمہاری قوم کیا ہے۔ بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی بُرا کام کرو گی۔ تو خدا تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا۔ کہ تم رسول کی بیٹی ہو بلکہ چاہیئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ کر کیا کرو۔ اگر کوئی چوہڑا اچھا کام کرے گا تو وہ بخشا جائے گا۔ اور اگر سید ہو کر کوئی بُرا کام کرے گا تو وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے واسطے دعا کی۔ وہ منظور نہ ہوئی۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ میں اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ نہیں سکتا۔ تو اس کو پھر بھی رسّہ ڈال کر دوزخ کی طرف گھسیٹ کر ذلت کے ساتھ لے جائیں گے۔ کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا۔ پیغمبروں نے غریبی کو اختیار کیا۔ جو شخص غریبی کو اختیار کرے گا وہ سب سے اچھا رہے گا۔" (البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

ایک نہایت ہی مفید تحریک جس میں احباب کرام کو ضرور حصّہ لینا چاہیئے

گزشتہ سال کئی ایک اصحاب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ والا پرچہ "الفضل" بعض غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام اپنی طرف سے جاری کرایا تھا۔ اور اس طرح اہم مسائل میں جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کے لئے ہندوستان کے اعلےٰ اور اہل الرائے طبقہ کے لئے آسانی پیدا کی تھی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کے بہت اچھے نتائج رونما ہوئے۔

چونکہ اس قسم کے پرچوں کی قیمت احباب کی سہولت کے لئے برائے نام رکھی گئی تھی۔ یعنی ڈیڑھ روپیہ سالانہ۔ جو کاغذ کے بے حد گراں ہو جانے کی وجہ سے قائم نہ رکھی جا سکی۔ اس لئے آئندہ کے لئے پرچے بند ہو گئے۔ اب بعض احباب نے پھر اس طریق کو جاری کرنے کی تحریک کی ہے۔ اور چونکہ خطبہ نمبر کا حجم بڑھا دیا گیا ہے۔ اور کاغذ بھی بہت مہنگا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صرف دو روپیہ سالانہ پر کہ یہ اصل لاگت سے بھی کم ہے۔ خطبہ نمبر غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب کے نام جاری کیا جائے گا۔ احباب کرام سنجیدہ۔ متین اور انصاف پسند غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے نام اخبار جاری کرا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ (مینیجر الفضل)

مولوی ابوالفضل محمود صاحب کو آئندہ چندہ لینے کی اجازت نہیں

سیدنا و اماما حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ لٹریچر کی مفت اشاعت کے لئے جو حضور نے مولوی ابوالفضل محمود صاحب کو چندہ لینے کی اجازت دی ہوئی تھی۔ وہ حضور نے بعض اخلاقی اور انتظامی وجوہ کی بناء پر منسوخ کر دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس امر کا اعلان کر دیا جائے۔ لہٰذا آئندہ مولوی صاحب موصوف کو کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ ناظر بیت المال

وہاں ساتھ ہی اس کا یہ پہلو بھی پورا ہو۔ کہ جب حکومت ایران میں تزلزل واقعہ ہوگا۔ تو اہل ایران کو اس تغیر کی وجہ سے ان مصائب و آلام کا نشانہ نہیں بننا پڑے گا۔ جو عام طور پر حکومتوں میں انقلاب واقعہ ہونے کی وجہ سے رعایا کو جھیلنے پڑتے ہیں۔

اب دوسری بار ایوان کسرےٰ میں تزلزل رونما ہوا ہے۔ اور اب کے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق ہی رونما ہوا ہے۔ حالانکہ حالات اور واقعات کے لحاظ سے اس بات کا سخت اندیشہ تھا۔ کہ ایران میں کشت و خون کا بازار گرم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

کے از سر نو پورے ہونے کی تفصیل انشاء اللہ تعالےٰ اگلے پرچہ میں پیش کی جائے گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ تبوک ۱۳۲۰ ہش۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سر درد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ؛

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب آج بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کشمیر سے۔ مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد احمد صاحب میاں دی نانوں ضلع سیالکوٹ سے واپس آ گئے ہیں۔

آج صبح خوب زور کی بارش ہوئی ؛

نوائے خلوص

دُور ہی دُور سے بس آپ کو دیکھا کرنا
روئے تاباں کی جھلک جو نہی نظر آ جائے
آنے والا جو مسیحا تھا۔ یہاں آ بھی چکا
حق نے بخشی ہے عنایت سے مسیحا نفسی
دین ہر بات میں دُنیا پہ مقدم رکھنا
مسلکِ عشق میں ہے شرط وفا یہ سالک
احمدیت کا ہے یہ کام کہ انسانوں کو
بے پر و بال کی کر دُور۔ پریشاں حالی
بندھنوں میں ہیں بندھے لاکھوں خدا کے بندے
اٹھ کہ مخلوقِ الٰہی ہے گرفتارِ عذاب
ہر مُسلمان کا ہے فرض نہ بھولے اس کو
استقامت ہے کرامت سے بھی بڑھکر ہوتی
اے خدا میں ترا اک عاجز و بے کس بندہ
سخت کمزور ہوں میں علم و عمل میں مولا
تیرا احسان ہے اس نفس کو عرفاں دینا

نارسا شوق کو اب اس کے سوا کیا کرنا
دل ہی دل میں کئی سجداتِ تولا کرنا
تم فلک پر ابھی تک بیٹھا ہی سمجھا کرنا
اپنے بیمار کا للّٰہ مداوا کرنا
احمدی ہے؟ تو یہ عہد اپنا بھی پورا کرنا
جو گوارا نہ ہو اس کو بھی گوارا کرنا
اُنس سے مرکزِ توحید پہ یکجا کرنا
روز و شب اپنے ہی گیسو نہ سنوارا کرنا
بند یہ ناحق تدبیر سے کھولا کرنا
تجھ پہ لازم ہے بچانے کا مداوا کرنا
بول اسلام کا ہر حال میں بالا کرنا
لا کے ایمان نہ ہٹنے کی تمنا کرنا
خود ہی میرے لئے اسباب مہیا کرنا
ہے ترے ہاتھ میں ہر طرح توانا کرنا
میری کمزوریوں سے مجھ کو شناسا کرنا

انقلاباتِ زمانہ میں نہ گھبرا اکمل
تری قسمت میں ہے دن رات یہ تڑپا کرنا

اکملؔ عفا اللہ عنہ

احمدیت کے ذریعہ دُنیا کی رُوحانی فتح

اور

چالیس مومن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی ۱۹۳۶ء میں جو الفضل ۷ مئی ۳۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس امر کا ذکر کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔

"اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں۔ تو میں دُنیا کو فتح کر سکتا ہُوں"

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے تمسخر کرتے ہُوئے لکھا۔ کہ جب اس طرح تمام دُنیا فتح ہو سکتی ہے۔ تو خلیفہ قادیانی اپنی جماعت میں سے چالیس مومنوں کا انتخاب کر کے میدانِ جنگ کو چلے جائیں۔ اور انگریزوں کو فتح دلائیں۔

ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ مطالبہ نہایت نامعقول تھا۔ کیونکہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وُہ ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ آپ نے جہاد منسُوخ کر دیا ہے۔ تو آپ کے پیرؤوں سے یہ کس طرح مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ دُنیا کو فتح کرنے کے لئے لڑائی شروع کر دیں۔ اگر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہوتا۔ کہ اسلام کے لئے دُنیا کی فتح جنگ کے ذریعہ ہو گی۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ چالیس مومن میدان جنگ میں بھیج دیئے جائیں۔ مگر جب معترضین خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا اس قسم کا مطالبہ کرنا یقیناً معقولیت سے کوسوں دُور تھا۔ چنانچہ انہیں توجہ دلائی گئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس فتح کا دعوےٰ فرمایا ہے وُہ مادی نہیں۔ بلکہ روحانی ہے۔ جو دلائل اور براہین سے مقدر ہے۔ چنانچہ آپ "تجلیات الٰہیہ" میں فرماتے ہیں:۔

"دُنیا کی خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دُنیا کی بادشاہت مُراد نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت مُراد ہے۔ جو مجھ کو دی گئی۔" (ص۳)

پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمُودہ فتح سے مرادؐ دنیا کی بادشاہت ہے ہی نہیں۔ تو اس کے لئے میدان جنگ میں جانے کا مطالبہ کرنا بھی بے معنی ہے۔

رُوحانی فتح

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے جواب میں "حقیقۃ الوحی" سے ایک حوالہ پیش کر کے بزعم خود یہ دعوےٰ کیا ہے کہ اس فتح سے مراد فتح ملکی ہے۔ نہ کہ فتح رُوحانی۔ حالانکہ اگر مولوی صاحب غور کرتے۔ تو اسی حوالہ سے سمجھ سکتے تھے۔ کہ اس میں روحانی فتح کا ذکر کیا گیا ہے۔ وُہ حوالہ یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کی تشریح کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے۔ تو پسند نہیں کرتا۔ کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح وُہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں۔"

ان الفاظ میں بے شک آپ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ آخر کار بعض بادشاہ بھی انبیاءؑ کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ وُہ بادشاہ کسی مادی جنگ کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں۔ بلکہ اُن کا انبیاء کی جماعت میں شامل ہونا بھی وعظ و تذکیر اور تعلیم و تبلیغ کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت "تجلیات الٰہیہ" کے حوالہ سے بھی ملتا ہے۔ آپ اس میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وُہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا۔ اور پھُولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دُوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہو گا۔" (ص۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ بے شک اکناف عالم میں پھیلیگا۔ مگر جنگ و جدل کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ سچائی کے نُور اور دلائل اور نشانوں کے رُو سے جماعت احمدیہ کے افراد سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ پس یہ غلبہ مادی نہیں۔ بلکہ روحانی ذرائع سے ہو گا۔ بے شک روحانی غلبہ کے نتیجہ میں جب بادشاہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونگے۔ تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ "اُن کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہو گی۔" (تذکرہ ص۹)

مگر بہرحال اس غلبہ کو رُوحانی غلبہ ہی قرار دیا جائے گا۔ اور مادی سلطنت کا حصول اس کا ثانوی نتیجہ قرار پائے گا۔

غرض "حقیقۃ الوحی" کا پیش کردہ حوالہ بھی جماعت احمدیہ کے روحانی غلبہ کی پیشگوئی کا حامل ہے۔ اس سے یہ استنباط نہیں ہوتا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد توپ و تفنگ اور مادی اسلحہ کے ذریعہ دُنیا پر غالب آئیں گے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ کہ جماعت احمدیہ کے چالیس افراد میدان جنگ میں جا کر دُشمن سے لڑیں اور فتح حاصل کر کے لوٹیں۔ نہایت ہی احمقانہ مطالبہ ہے۔ اور کسی ایسے شخص کی زبان سے ہی نکل سکتا ہے۔ جو روحانیت اور مذہب سے بالکل نا آشنا ہو۔

دُنیا فوری طور پر فتح نہیں کی جا سکتی

مولوی صاحب نے "اہلحدیث" (۲۹ اگست) میں اس موضوع پر پھر خامہ فرسائی کی ہے اور دعوےٰ کیا ہے۔ کہ "مرزا صاحب کو ایسے چالیس مخلص مومن یقیناً مل گئے تھے" مگر اس کے باوجود دُنیا فتح نہ ہوئی۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں بعض مخلصین کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے۔

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے چالیس مومن مل گئے تھے۔ جو آپ کے معیار کے مطابق تھے۔ تو پھر بھی دُنیا کا یکدم فتح ہو جانا ضروری نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ اگر ایک فوج تیار ہو جائے۔ اور وُہ غنیم پر حملہ شروع کر دے تو یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ دُشمن اسی وقت اس کے سامنے ہتھیار ڈال دے۔ بلکہ ایسے موقعوں پر دشمن جان توڑ مقابلہ کرتا اور اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کی پوری پوری جدوجہد کرتا ہے۔ اور اس مقابلہ میں بسا اوقات کئی کئی سال صرف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم مان لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چالیس خاص مومن مل گئے تھے۔ تو پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ دُنیا یکدم فتح ہو جائے۔ بلکہ دُنیا کی فتح کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ اور وُہ عرصہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ تین صدیاں ہیں۔ ان تین صدیوں میں یقیناً احمدیت دُنیا کو فتح کرے گی اور یہ فتح حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آپ کے خلفاء اور انہی مومنوں کے عقد ہمت۔ اور دُعاؤں کے طفیل ہو گی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر میں آیت کریمہ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کی تشریح کرتے ہُوئے لکھا ہے:۔

"اسی خدا نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ چونکہ خدا نے بمصلحت خود اس رسول کو بھیجا ہے۔ اس لئے وہ بحکمت ہی اس کی مدد کرتا ہے۔ تاکہ اس نبی کو غیر اسلام سب مذاہب پر غالب کرے۔ تم دیکھ لوگے کہ تمہارے سامنے جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں سب اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ تم یقیناً جانو ایسا ہی ہوگا۔" (تفسیر ثنائی جلد ۷ صـ۱۶۱)

خط کشیدہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ بزعم مولوی ثناء اللہ صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ آپ کے سامنے تمام غیر مذاہب کے پیرو جھک جائیں گے۔ مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ آپ کے سامنے ایسا نہ ہوا۔ بلکہ اب تک غیر مذاہب کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ پھر یہ پیشگوئی کیونکر پوری ہوئی۔ اسی طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ روحانی فتح کی ایک بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ اور گو آپ کے سامنے غیر مذاہب کے پیرو نابود نہ ہوئے مگر آپ کے دلائل کے سامنے سب نے اپنے سر خم کر دیئے۔ اور آپ کی وفات کے بعد ایک لمبے عرصہ تک مسلمانوں کو حکومت کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس مومنوں کے ذریعہ دُنیا پر غلبہ حاصل کرنے کا جو دعوے فرمایا۔ اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور انشاء اللہ دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

خاص معیار کے مومن

دوسرا جواب یہ ہے کہ چالیس مومنوں سے مراد کسی خاص معیار کے مومن مراد ہیں۔ مثلاً حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر امت کا ہر فرد نورالدینؓ بن جائے۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ چاہتے تھے جماعت کے تمام لوگ اخلاص کا وہی مقام حاصل کرلیں۔ جو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حاصل تھا۔ اور اسی قسم کی فدائیت اور جاں نثاری دکھائیں۔ جیسی آپ نے دکھائی۔ پس بالفرض اگر آپ اس قسم کے چالیس مومن چاہتے تھے تو ممکن ہے ایسے چالیس مومن آپ کو نہ ملے ہوں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے جب یہی سوال کیا گیا۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے چالیس آدمی مل جائیں تو میں ساری دُنیا کو فتح کرلوں کیا آپ کو چالیس آدمی بھی نہ ملے تھے" تو آپ نے فرمایا۔

"ٹھیک ہے چالیس آدمی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے تھے ویسے نہیں ملے۔ ان چالیس سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جو انوار الٰہیہ کے مہبط ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے خاص مقربین میں شامل ہوں۔"

پھر فرمایا:۔ "ضروری نہیں کہ چالیس سے چالیس ہی مراد ہوں۔ یہ صرف اشارہ ہے۔ کہ اگر مجھے تھوڑی تعداد میں بھی ایسے لوگ مل جائیں تو میں دُنیا کو فتح کرلوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو چالیس آدمی فرمایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مجھ پر دس آدمی بھی ایمان لے آئیں۔ تو ساری دُنیا فتح ہو جائے۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے دس آدمی بھی نہ ملے ہوں۔"

(الفضل ۱۴ اپریل ۳۱ء)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے دس یہودی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس جواب کی روشنی میں ذیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے مولوی ثناء اللہ صاحب جو اس بات پر آجکل ہنسی اڑا رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو چالیس مومن بھی نہ ملے۔ وہ بخاری کی اس حدیث پر غور کریں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لو اٰمن بی عشرۃ من الیھود لآمن بی الیھود (بخاری جلد ۲ کتاب بدء الخلق باب ھجرۃ النبی صلعم واصحابہ الی المدینۃ) کہ اگر مجھ پر دس یہود بھی ایمان لے آئیں۔ تو دُنیا کے تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں۔ اور کوئی ایک بھی اسلام میں داخل ہونے سے محروم نہ رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس یہودی بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ حاشیہ میں لکھا ہے اٰمن بہ من الیھود اکثر من عشرۃ اضعافا مضاعفۃ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس سے کئی گنا زیادہ یہودی ایمان لائے تھے۔ پھر جب بیسیوں یہود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے تو سوال یہ ہے۔ کہ تمام دنیا کے یہود آپ پر کیوں ایمان نہ لے آئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث کہلاتے ہیں ان کا فرض ہے کہ جواب دیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ اور کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوت قدسیہ سے دس ایسے یہود کو بھی اپنی طرف نہیں کھینچ سکے تھے۔ جن کی وجہ سے تمام قوم یہود مسلمان ہو جاتی۔ جو جواب مولوی ثناء اللہ صاحب اس حدیث کا دیں گے۔ وہی جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کا ہوگا۔

غیر احمدیوں کے متعلق غیر مبایعین کا تازہ فتویٰ

(۱)

غیر مبایعین کا مطمح نظر شروع سے مالی اعانت کا حصول رہا ہے۔ چنانچہ جب یہ لوگ اپنا الگ اڈا بنانے کے لئے کوشاں تھے۔ اخبار پیغام صلح نے لکھا تھا "تاوقتیکہ ہمارے برادران دینی (غیر احمدی) اس اہم ترین کام کی مالی اعانت کو دیگر ضروریات زندگی کے ساتھ لازمی قرار نہ دے لیں۔ گوہر مقصود ہاتھ آنا دشوار ہوگا۔" (۱۸ نومبر ۱۳ء)

اس گوہر مقصود کے حاصل کرنے کے لئے غیر مبایع اصحاب نے "خدا کے رسول کے تخت گاہ" سے مونہہ موڑا۔ غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے عقائد و خیالات تبدیل کئے۔ اور ایک عرصہ تک ان سے روپیہ بھی حاصل کیا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ مدیر "پیغام صلح" لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں نے تحریک احرار اور ڈاکٹر اقبال مرحوم کے خیالات سے متاثر ہو کر خود اس جماعت (اہل پیغام) کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے تک سے گریز نہیں کیا۔ انجمن حمائت اسلام لاہور کی خدمت کرتے ہوئے ہمارے بعض بزرگوں کے بال سفید ہو گئے۔ لیکن اس انجمن نے ایک ہنگامے سے متاثر ہو کر ان کی خدمات کی کچھ پروانہ کرتے ہوئے انہیں علیحدہ کر دیا۔" (پیغام صلح ۱۴ اگست ۴۱ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں "عام مسلمانوں کی طرف سے کفر اور ارتداد اور دجالیت کے فتووں کے سوائے اور اسے (لاہوری فریق کو) کچھ حاصل نہیں۔"

(پیغام صلح ۱۴ اگست ۴۱ء)

گویا عام لوگوں نے فتوےٰ دیدیا ہے کہ غیر مبایعین کافر مرتد۔ دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(۲)

آئیندہ کے لئے غیر مبایعین اعلان کرتے ہیں کہ "ہم ان مردہ مُسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر کیا کریں گے جو اس زمانہ کے امام کا انکار کرتے ہیں۔ تکفیر کرتے ہیں اور جہالت کی موت مرنے کو تیار ہوتے ہیں۔" (پیغام صلح ۴ اگست ۴۱ء)

دونوں اعلان نہائت واضح ہیں۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ جب عام مسلمانوں نے مولوی محمد علی صاحب سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے غیر مبایع تک کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے۔ تو کیا غیر مبایعین خاموش رہیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں "تکفیر سب سے بڑا جرم ہے۔ جس کا ایک مسلمان مرتکب ہو سکتا ہے۔ اور تکفیر کے حق میں خاموش رہنا بھی اسلام کے ساتھ غداری ہے۔" (رسالہ رد تکفیر صـ۴)

لہٰذا غیر مبایعین خاموش تو رہ نہیں سکتے۔ ہاں انکا فتوےٰ ان کے امیر کے الفاظ میں حسب ذیل ہوگا۔ "ایسے شخص کو وہی مرتبہ دو۔ جو رسول اللہ صلعم نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ وہ کفر لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ اگر دنیا میں کوئی کلمہ گو ایسا ہے جو مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں تو وہ یہی مسلمان کو کافر کہنے والا ہے۔" (رسالہ رد تکفیر صـ۸)

اس سے بالبداہت ثابت ہے کہ اگر پہلے نہیں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

از جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

۲۲ اگست ۱۹۴۱ء کا الفضل ایک ایسی خبر لے کر آیا۔ جس نے تھوڑی دیر کے لئے مجھے سُن کر دیا۔ یہ میرے نہایت ہی محترم بزرگ بھائی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر تھی میرے سامنے سینمائی فلم کی طرح ان کی زندگی کے مختلف دور گزرنے لگے اور میں ایک محویت کے عالم میں اس محترم بھائی کے کارناموں کو محبت اور احترام کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اور اس کی ہر ادا مجھے پیاری اور دلربا معلوم ہوتی تھی۔

ایک محبوب کے فدائی

میں اور وہ ایک محبوب کے فدائی تھے۔ اور اس لحاظ سے میں ان کا اور وہ میرے رقیب تھے۔ مگر میں نے ہمیشہ دیکھا کہ وہ رقابت ہم دونوں کو زیادہ سے زیادہ قریب اور ایک دوسرے سے محبت میں مخمور کر رہی تھی۔ رقابت کے اس فلسفہ نے مجھے بتایا۔ کہ پاک انسان سے محبت کرنے والے دو اشخاص میں نفرت کی بجائے محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جس قدر تعداد بھی ایسے محبت کرنے والوں کی بڑھتی جاتی ہے۔ اس قدر ان میں باہم محبت کا جذبہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ میں محبت کے اس فلسفہ میں دور جا رہا ہوں۔ اس لئے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات کی خبر نے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے تھوڑی دیر کے لئے سُن کر دیا۔ اور ان کی زندگی کی فلم میرے سامنے سے گزرنے لگی۔ ایک عرصہ سے میں اپنے قلم کو روکے ہوئے ہوں۔ بہت سے احباب رخصت ہو چکے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار کی بہت شمعیں بجھ گئیں۔ اور بہت ہی کم اب باقی ہیں۔ میری عادت تھی کہ جونہی کسی عصر سعادت کے بھائی کی وفات کا واقعہ ہو جاتا۔ میں اس پر اپنے فرض اخوت کو ادا کرتا۔ مگر ایک عرصہ سے طبیعت میں ایک افسردگی پیدا ہو چکی ہے۔ اور سوائے اس کے کہ ایسی خبروں پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر خاموش ہو جاؤں کبھی دل و دماغ میں وہ تحریک نہیں ہوئی جو اس خبر کے پڑھنے سے ہوئی۔ اور میں اپنے دلی جذبات سے بیقرار ہو گیا اور یہ سطور اسی جوش اور تحریک کا نتیجہ ہیں۔

جماعت کپورتھلہ کے آدم

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلہ کی جماعت کے آدم تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کے ساتھ ان کو قابل رشک محبت تھی۔ منشی صاحب کے حالات زندگی میں تفصیل سے اسوقت نہیں لکھ رہا۔ بلکہ ان کی بعض خوبیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلقات محبت اور عقیدت کا ذکر اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ تا جماعت میں حدیث العہد لوگ اس کو ایک اسوہ حسنہ قرار دیں۔ اور اپنے اندر وہ رنگ پیدا کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ سے تعلقات کی ابتداء

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو اوائل ۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کا علم ہوا۔ جبکہ ان کی عمر ۱۸/۲۰ برس کی تھی۔ براہین احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی تھیں۔ حاجی ولی اللہ صاحب جو ریاست کپورتھلہ میں ایک معزز عہدہ دار اور اس وقت کے مروجہ اسلام کی اصطلاح میں دیندار تھے۔ منشی صاحب کے اور حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ممتاز ممبر تھے۔ انہیں ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت تھی۔ اور براہین احمدیہ کو نہ صرف یہ کہ خود پڑھتے تھے۔ بلکہ لوگوں کو سنانے تھے۔ چنانچہ حضرت منشی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ حاجی صاحب ۳۸ سمہ یا ۳۹ سمہ بکرمی میں (جو ۸۲-۱۸۸۳ء کے مطابق ہے) قصبہ سردوہ ضلع میرٹھ میں تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت ان کے پاس براہین احمدیہ تھی وہ حاجی صاحب اسے سنایا کرتے تھے۔ اور بہت سے آدمی جمع ہو جایا کرتے تھے۔ مختلف لوگوں اور مجھ سے بھی سنا کرتے تھے۔ اور حاجی صاحب لوگوں پر یہ ظاہر فرماتے تھے کہ یہ مجدد ہیں۔

منشی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے جب براہین احمدیہ کو اس وقت سنا اور خود اسے پڑھا۔ تو میں نہیں جانتا اس کے اندر کیا جذب اور کشش تھی۔ کہ میری عقیدت حضرت صاحب سے نادیدہ بڑھتی چلی گئی۔ وہ اپنی تنہائی میں اس پر غور کرتے۔ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے اور مسلمانوں کی عام حالت اور اسلام پر دشمنوں کے حملوں کو مشاہدہ کرتے تھے اور ان کا دل ایک قسم کے غم اور افسردگی سے بھرا ہوا تھا۔ مگر براہین احمدیہ نے ان کے قلب میں ایک شمع روشن کر دی اور ان کو بہت جلد پنجاب آنے کا جوش پیدا ہو گیا۔ جوانی کا آغاز اور دین سے محبت کی چنگاری ان کے سینہ میں بھڑک اٹھی۔ وہ ۱۹۴۱ سمہ بکرمی ۱۸۸۴ء میں کپورتھلہ آئے۔ اس وقت تک چوتھی جلد بھی شائع ہو چکی تھی۔ ادھر حاجی صاحب کو ان کی کسی نہانی معصیت کی وجہ سے حضرت اقدس سے ارادت و عقیدت شکوک و شبہات سے بدل چکی تھی۔ منشی صاحب کی دنیوی ترقی اور وسایل معاش کا تعلق عام اسباب کے ماتحت حاجی صاحب کے وجود سے وابستہ تھا۔ لیکن مذہبی اختلاف نے اس جوان صالح کو اپنے مقام سے ہٹایا نہیں۔ بلکہ ان کے اندر ایک جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے کپورتھلہ میں براہین کا باقاعدہ درس شروع کر دیا۔ یہ دنیا بھر میں براہین کا پہلا درس تھا جس کو کپورتھلہ کی جماعت احمدیہ کے آدم حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے شروع کیا تھا۔ نہ صرف اسی پر اکتفا کیا۔ بلکہ حضرت اقدس سے براہ راست تعلق پیدا کیا۔ اور جماعت کپورتھلہ میں ایک ایسی روح پیدا ہو گئی کہ من تو شدم تو من شدی کا نمونہ نظر آ گیا۔ قادیان کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور تعلقات محبت میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ اور کپورتھلہ کی جماعت ایک ایسی جماعت اور ایسے رنگ میں رنگین جماعت تھی۔ کہ حضرت اقدسؑ نے اس جماعت کو تحریری بشارت دی کہ۔ تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے۔ ان ایام کے کپورتھلہ کی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت کی رو سے ایک ایسی جماعت ہے۔ جو عشرہ مبشرہ کی شان رکھتی ہے۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔

میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ان عشاق میں سے کس کا کیا مقام تھا یہ اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے۔ میں نے حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب، حضرت منشی محمد خاں صاحب، حضرت منشی اروڑے خاں صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو نہایت گہری نظروں سے دیکھا۔ ان بزرگوں کو بھی اپنے خادم بھائی سے محبت تھی۔ اس کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ بزم احمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک پروانہ تھا۔ میں نے ان میں سے جس کے حال پر غور کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت و عشق اور آپ کی اطاعت و فدائیت کے پہلو میں بے نظیر پایا۔ جماعت کے ہزار ہا صلحاء اور اولیاء ایسے ہیں کہ ان کے خدمات اور تعبد اور زہد و عبادت یا جذبات کے لحاظ سے انکا مقام بہت بلند ہے مگر ان کا رنگ ہی اور تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو جماعت کپورتھلہ میں سابق الاول کا درجہ حاصل ہے بعض حالات اور واقعات سے حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کا تقدم بھی پایا جاتا ہے۔ مگر میری تحقیقات میں یہ مقام منشی ظفر احمد صاحب ہی کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کو کیا تعلق تھا۔ وہ ان واقعات اور حالات اور ملفوظات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مرحوم کو پیش آئے یا حضور نے آپ کے متعلق ارشاد فرمائے۔ جنکا ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔

حضرت اقدس کے کسی سفر میں غیر حاضر نہ رہے

منشی ظفر احمد صاحب ابتداءً ریاست کپورتھلہ میں اپیل نویس تھے پھر انہوں نے بہت بڑی ترقی کی اور سرکاری ملازمت میں ایک خاص امتیاز حاصل کیا۔ دونوں حالتوں میں ایک کثیر العیال انسان کے لئے لمبی غیر حاضریاں سخت مضر ہوتی ہیں مگر انہوں نے حضرت کے سفروں میں یا قادیان میں حاضری اور قیام کے لئے کبھی سوچا ہی نہیں کہ اس غیر حاضری کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اس حقیقت کی تہ میں جس قدر انسان غور کرتا ہے۔ منشی صاحب کی قربانی نہایت شاندار نظر آتی ہے۔ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے تھے کہ آج شاید کسی کی سمجھ میں بھی نہ آئیں کہ یہ البستگان دامن احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کس رنگ میں رنگین تھے کہ وہ خود آیات اللہ تھے اور ان سے معجزات سرزد ہوتے تھے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ حضرت اقدس کا شادی کے بعد کا قصہ مگر ۱۸۸۹ء کے بعد کا کوئی ایسا سفر نہیں جس میں یہ مرد خدا ساتھ نہ ہو

بے خود اور مست

وہ قادیان آتے تو بے خود اور مست ہو جاتے۔ دنیا اور اس کے علائق سے الگ نظر آتے نہ ملازمت کی پرواہ نہ کسی اور کا ڈر۔ وہ واقعہ جس کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں ذکر فرمایا ہے۔ وہ میری آنکھوں دیکھا ہوا ہے حضرت منشی ظفر احمد صاحب صرف ایک جوڑہ کپڑوں کا جو پہنے ہوئے تھے لے کر آئے تھے یہ لوگ طبیعت میں جب بے کلی محسوس کرتے دیوانہ وار بھاگے چلے آتے تھے حضرت کو دیکھ لیا کچھ باتیں سن لیں زندگی کی نئی روح لے کر واپس چلے گئے ان کو خیال تھا کہ تین دن کے بعد تو آ ہی جاؤں گا۔ صرف ایک ہی جوڑا زیب بدن تھا جب تین دن کے بعد ابھی ٹھہرنے کا حکم ہوا تو خیال تھا کہ شاید چند روز کے بعد اجازت ہو جا ئے۔ مگر اجازت کے لئے خود تو زبان ادب کھل نہ سکتی تھی اور حضرت کی اپنی محبت۔ اور جذب بھی اجازت نہ دیتے تھے مجھ کو یاد ہے کہ دو ہفتہ تک اسی لباس میں رہے اب اس میں میلاپن نظر آنے لگا۔ وہ عام طور پر سفید لباس گرمیوں میں پہنتے تھے ایک دن آئے اور ہنستے ہوئے کہا کہ شیخ صاحب! کیا کیا جائے کپڑے میلے ہو رہے ہیں" میں اور لایا نہ تھا اور اب لکھ کر بھی نہیں منگوا سکتا میں وہاں کے خطوط کا جواب بھی نہ دیتا۔ کچھ ایسا انتظام کرو کہ ظہر کی نماز تک کپڑے صاف ہو جاویں۔ میں نے کہا کہ میں حضرت سے عرض کروں تو فرمایا بالکل نہیں یہ چیز تو ان کے علم میں آنی نہیں چاہیئے۔ تم چاہتے ہو کہ شاید اس طرح پر اجازت مل جائے میں تو کسی رنگ میں اجازت کا سوال پیش ہی نہیں کرنا چاہتا ہم لوگ بڑے بے تکلف تھے میں نے کہا کہ پھر مطلب کیا ہے پگڑی اور پاجامہ کرتا تو ظہر تک تیار ہو سکتا ہے کوٹ نہیں ہو سکتا اس وقت کی قادیان آج کی قادیان نہ تھی کہ بیسوں مشینیں سلائی کا کام کر رہی ہیں۔ کہنے لگے یہ مطلب نہیں ایک تہ بند لاؤ میں باندھ لیتا ہوں ان کپڑوں کو اگر دھوبی کپڑے گھاٹ پر دھو دے تو دھلا لو۔ یا پھر گھر میں صابن سے دھلا لو صاف ہو جائیں پھر دو ہفتہ کے بعد دیکھ لیں گے میں نے بہت اصرار کیا کہ نہیں سلوا لیتے ہیں مگر وہ راضی نہ ہوئے خیر وہ کپڑے دھلوا لئے گئے اور ظہر تک تیار ہو گئے۔ بالآخر جب صورت یہ نظر آئی کہ انہوں نے اجازت تو لینی نہیں۔ اسے سوء ادب یقین کرتے ہیں تو میں نے مفتی فضل الرحمن صاحب مرحوم سے کہا ظفر احمد مجھ سے مانتا نہیں کپڑے وہ لائے نہ تھے ایک ہی جوڑا ہے انہوں نے کہا ماننے نہ ماننے کا سوال ہی کیا اور تم نے پوچھا ہی کیوں بنوا لینے تھے اور اب بھی یہی کرنا چاہیئے۔ آخر دو جوڑے کپڑوں کے تیار کرا لئے اور جب پھر تہ بند باندھ کر دھونے یا دھلانے کا مرحلہ پیش آیا تو کپڑے دھوبی کو دے کر کہا کہ جمعہ کو ملیں گے تو وہ حیران ہوئے کہ مجھے اندر ہی قید کر دیا میں اس طرح پر حضرت کے سامنے چلا جاؤں؟ اتنے میں مفتی صاحب وہ کپڑے لے کر آئے اور کہا کہ لو یہ کپڑے پہنو نہیں تو حضرت صاحب سے جا کر کہتا ہوں" وہ جانتے تھے کہ وہ جا کر کہہ دے گا تب مجھے کہا کہ اب اس کو مجھ پر داروغہ مقرر کر دیا اچھا بھئی لاؤ۔ یہ سب باتیں محبت کی ایک شان لئے ہوتی تھیں۔

غرض یہ واقعہ منشی صاحب کے اخلاص ایثار ادب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کمال محبت و کمال اطاعت کی ایک شان کو لئے ہوئے ہے خدا کی رضا کے لئے انہوں نے ملازمت کے رہنے نہ رہنے کا خیال ہی نہیں کیا اور ادھر عجائبات قدرت کو دیکھو کہ حضرت کی توجہ نے ان کے افسر کے قلب پر ایسا اثر کیا کہ اس لمبی غیر حاضری کی ذرا بھی پروا نہ کر کے کہا تو یہی کہا کہ ان کا حکم مقدم ہے۔

میں اس سلسلہ مضامین میں حضرت ظفر احمد رضی اللہ عنہ کے بعض واقعات خصوصیت سے بیان کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں وباللہ التوفیق

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ دار ۳۰ اپریل ۴۴ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ (ناظر اعلےٰ۔ قادیان)

کھاریاں

سکرٹری نشر و اشاعت منشی عبداللہ صاحب

بڈھانوں۔ کشمیر

سکرٹری تعلیم و تربیت } میاں دین محمد صاحب و میاں فیروز دین صاحب

سکرٹری مال بشیر محمد صاحب

محلہ مسجد فضل قادیان

وائس پریذیڈنٹ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز

بنول

سکرٹری مال محمد زمان صاحب

محصل چندہ "

سکرٹری دعوۃ و تبلیغ مولوی عنایت اللہ صاحب

" نشر و اشاعت "

" وصایا بابو عبدالرحمن خان صاحب

" امور عامہ " خورشید احمد صاحب

" امور خارجہ "

" تعلیم و تربیت امیر جماعت احمدیہ بنول

امین " "

امام الصلوٰۃ "

انجمن احمدیہ خودر برہمن باڑیہ بنگال

سکرٹری تبلیغ منشی عبدالحمید صاحب

ناصر آباد سندھ

پریذیڈنٹ میاں عبدالرحیم احمد صاحب

وائس پریذیڈنٹ چوہدری شریف احمد صاحب

سکرٹری تبلیغ ماسٹر عبدالمجید صاحب

" نشر و اشاعت "

" تعلیم و تربیت مولوی رحمت علی صاحب

امام الصلوٰۃ "

سکرٹری امور عامہ چوہدری عبدالرحمن صاحب صدیقی

" تحریک جدید مولوی فضل الٰہی صاحب

" مال چوہدری عبدالمومن خان صاحب

چنگا بنگیال

پریذیڈنٹ مولوی عبدالرحمن صاحب

تخت غلام نبی۔ گورداسپور

پریذیڈنٹ میاں محمد فضل کریم صاحب

سکرٹری مال عبدالواحد خان صاحب

محصل عبداللہ خان صاحب۔ اللہ سلطان بخش صاحب

دھوری

پریذیڈنٹ بابو عبدالحمید صاحب

سکرٹری مال شیخ عبدالغنی صاحب

امین خورشید احمد صاحب

بمبئی

سکرٹری تبلیغ ڈاکٹر عطاء الدین صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت } حکیم محمد ابراہیم صاحب

امین حکیم محمد ابراہیم صاحب

غوطہ فتح گڑھ سیالکوٹ

پریذیڈنٹ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
سکرٹری مال میاں محمد الدین صاحب

ٹبورا ۔ ٹانگا نیکا

پریذیڈنٹ میاں محمد اصغر صاحب لون
سکرٹری تبلیغ معلم مسعودی صاحب
سکرٹری تعلیم میاں محمد اصغر صاحب لون
〃 مال چوہدری پیر محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ معلم یوسف دینا صاحب
سکرٹری امور عامہ میاں عبدالغنی صاحب فاروق
ممبران مجلس قضاء (۱) معلم موسے
(۲) مزیع مولودی

حصولِ ثواب کا نادر موقع

بعض ایسے دوستوں کی طرف سے جو تفسیر کبیر کے مطالعہ کا ازحد شوق رکھتے ہیں ۔ مگر مالی لحاظ سے وہ یہ تحفہ حاصل کرسکنے کی طاقت نہیں رکھتے کئی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں جو صرف نصف قیمت ادا کرسکتے ہیں ۔ اس لئے اگر مخیر احباب ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تفسیر کبیر کی نصف قیمت یعنی تین روپے ادا فرمادیں ۔ تو ان کی اس مدد سے ایسے دوست تفسیر کبیر حاصل کرسکیں گے ۔

جو دوست ثواب حاصل کرنا چاہے ۔ وہ فی تفسیر تین روپے دفتر محاسب میں بحساب تفسیر کبیر بھجوادے ۔ اور انچارج تحریک جدید قادیان کے پتہ پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائے

انچارج تحریک جدید

نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ رپورٹ

متعدد اعلانات میں بتایا جاچکا ہے ۔ کہ نظارت سے متعلقہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے ۔ اور اس اظہار پر میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعتوں نے اب رپورٹ بھیجنے کی طرف خاص توجہ دی ہے ۔ مگر ابھی تک کئی جماعتیں ایسی ہیں جو خاموش ہیں ۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ مذکورہ تاریخ تک سب جماعتوں کی طرف سے ماہواری رپورٹ دفتر نظارت ہذا میں پہنچ جایا کرے ۔ ناظر تعلیم و تربیت

کاٹھ گڑھ کے سکول کیلئے چندہ

احباب جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور نے مقامی اور علاقہ کے مسلمان طلباء کی ضرورت کے پیش نظر وہاں پرائمری سکول کو ترقی دے کر مڈل سکول بنایا ہے ۔ اور بڑی ہمت سے کام لے رہے ہیں ۔ نظارت بیت المال نے انہیں پانصد روپیہ چندہ جماعت سے وصول کرنے کی اجازت دی ہے ۔ نظارت ہذا بھی امید کرتی ہے ۔ کہ احباب اس چندہ میں خاص طور پر حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہونگے ۔ ناظر تعلیم و تربیت

اعلان معافی

مستری جمال الدین صاحب سرگودھا کو اپنی لڑکی کی شادی غیر احمدی سے کرنے کی بناء پر اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی ۔ اُن کی درخواست معافی اور جماعت کی سفارش پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و شفقت معاف فرمادیا ہے ۔ لہذا اعلان معافی کیا جاتا ہے ۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

نظارت امور عامہ نے اضلاع جالندھر ہوشیار پور و لدھیانہ میں بھرتی کیلئے حکیم نقیر احمد صاحب ساکنہ جالندھر چھاؤنی کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ تاکہ احمدی احباب کی بھرتی باقاعدہ اور منتظم طور پر ہو سکے اور اسکا ریکارڈ صدر انجمن احمدیہ میں رہے ۔ اسلئے مندرجہ بالا اضلاع کے احمدی احباب سے گذارش ہے ۔ کہ وہ حکیم صاحب موصوف سے تعاون کریں ۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اطلاع

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو انجمنہائے احمدیہ علاقہ جموں و کشمیر کے دورے کیلئے روانہ کر دیا گیا ہے ۔ احباب عہدیداران جماعت اُن سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ ناظر بیت المال

وصیت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو ۔ تو دفتر کو اطلاع کردے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۲۹ :- منکہ سید علیہ السلام ولد مولوی سید عبدالسلام صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی سکنہ کوسمبی ضلع کٹک ڈاکخانہ سونگھڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ⅟ ۱ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں ایک طالب علم ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ۔ میرے والد صاحب مجھے کالج میں حصول تعلیم کیلئے جو روپیہ ماہوار دیتے ہیں وہ فیس وغیرہ میں خرچ ہو جاتا ہے ۔ بمشکل کچھ بچت ہوتی ہے ۔ میرے تعلیمی اخراجات سے پانچ روپے ماہوار کا ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اس کے بعد جو میری آمد ہوگی ۔ اس کا بھی ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا ۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائداد رہے ۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد : سید علیہ السلام احمدی متعلم انٹرمیڈیٹ کلاس راونشا کالج کٹک

گواہ شد :- سید عبدالحلیم کٹکی

گواہ شد :- سید عبدالسلام والد موصی ۔

گواہ شد :- سید بدرالدین احمد عفی عنہ ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن یکم ستمبر۔ جنگ کی دوسری سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر روزویلٹ نے کہا۔ کہ امریکہ جمہوریتوں کے خاتمہ کی ذہنیت رکھنے والوں کے مقابلہ میں خاموش نہیں رہ سکتا۔ ہم ہر جگہ ہٹلر اور نازیوں کا مقابلہ کریں گے۔ امریکن بیڑے کا ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ ہر قیمت پر اتحادیوں کو سامان جنگ پہنچائے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہٹلر کی فوجیں رک گئی ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس نے ظلم کی فوجیں کھلی چھوڑ رکھی ہیں۔ اور ہم انہیں فتح کرنے کے لئے پوری قوت سے کام لیں گے۔

انقرہ یکم ستمبر۔ ترکی کی حکومت نے فوجیں رخصتیں اچانک منسوخ کر دی ہیں اور تیزی سے لام بندی کی جا رہی ہے پریذیڈنٹ عصمت انونو اپنے دورہ سے اچانک واپس پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن یکم ستمبر۔ موسیو ڈارلان نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ یورپ میں نئے نظام کے قیام کے سلسلہ میں جرمنی اور فرانس میں اختلاف ہو گیا ہے۔ دونو ملکوں کے تعلقات اچھے ہیں۔

مانٹریل ۲ ستمبر۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ جاپان کے ساتھ پُرامن سمجھوتہ کے لئے بے قرار ہے مگر جاپان کی موجودہ روش کے پیش نظر اب سمجھوتہ سخت مشکل ہے۔

سانٹیگال یکم ستمبر۔ ایک امریکن نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ امریکہ سے جو تیل روس بھیجا جا رہا ہے۔ اس پر چھاپہ مارنے کے لئے جاپان گورنمنٹ نے جاپانی جہازوں کو خفیہ ہدایات جاری کر دی ہیں۔ روسی بیڑہ بھی مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ امریکہ سے پانچ ٹینکر تیل لے کر ولاڈی واسٹک آ رہے ہیں۔ سوویٹ گورنمنٹ جاپان کو متنبہ کر چکی ہے۔ کہ ان سے تعرض برداشت نہیں کی جائے گا

لنڈن یکم ستمبر۔ فنی ریڈیو پر چیف آف دی فن لینڈ جنرل سٹاف نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ ہم روس کے ساتھ صلح کر رہے ہیں ہاں یہ خبر صحیح ہے۔ کہ ہم روس سے اپنا علاقہ واپس لے چکے ہیں۔ مگر ابھی جنگ جاری رکھیں گے۔

لائل پور یکم ستمبر۔ گندم وڑہ ۴/۱/۶/۴ ممولا ۵۹ -/۲/۴ نخود ۶/۹/۳ بنولہ ۶/۲/۶/۳ توریہ ۶/۱۱/۴ اون -/-/۳۴ روئی دیسی -/۸/۱۱ خالص دیسی گھی -/۴/۵۲ مونگا میں گندم وڑہ ۶/۱۳/۳ ممولا ۵۹ -/۱/۴ باجرہ -/۸/۲ امرتسر میں سونا -/۸/۴۳ چاندی -/۴/۶۳ پونڈ -/۷/۲۸

شملہ ۲ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ایران میں اب حالات نارمل ہیں۔ اس لئے یہاں سے جو اعلان روزانہ ہوتا تھا۔ وہ اب شائع نہ ہوا کرے گا۔ ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ روسی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اور آگے نہ بڑھیں کیونکہ ایرانی گورنمنٹ سے بات چیت ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ روس کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجیں کئی جگہ اب جوابی حملے کر رہی ہیں خصوصاً وسطی علاقہ اور دریائے نیپر کے محاذ پر خاص طور پر سخت حملے کئے جا رہے ہیں۔ چاروں طرف بربادی ہی بربادی نظر آ رہی ہے۔ سمولنسک کے بازاروں میں مٹی اور پتھر کے ڈھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ کہ بلیا کی تنگ گھاٹیوں میں دو شہروں پر جرمنوں نے قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔

انقرہ ۲ ستمبر۔ ترکش ریڈیو پر ایک امریکن مبصر نے کہا ہے کہ ترکی کی سرحد پر اطالوی بلغاروی اور جرمن فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ جرمن فوج کے سولہ ڈویژن موجود ہیں۔ اور چار ڈویژن بلغاریہ میں ہیں۔ اطالوی فوج کے تین ڈویژن بحیرہ ایجین کے جزائر میں درہ دانیال کے پاس پڑے ہیں۔ مگر جرمنی کے پاس اتنی زیادہ فوج نہیں کہ وہ فوراً یا عنقریب ترکی پر حملہ کر سکے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے کولون کے صنعتی علاقہ پر شدید حملے کئے۔ اس سے قبل فرانس کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں کے ایک قافلے پر حملے کئے گئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے شمال مشرق کے بعض علاقوں پر حملے کئے۔ جس سے کچھ نقصان ہؤا۔ بعض لوگ مارے بھی گئے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ جاپان گورنمنٹ نے امریکہ اور روس کی حکومتوں کو لکھا ہے کہ ولاڈی واسٹک کے رستہ روس کو سامان جنگ کا جانا اسے پسند نہیں۔ اس کا جو جواب ان دونو کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس سے جاپان کی تسلی نہیں ہوئی۔ جاپانی نمائندہ نے ٹوکیو میں کہا۔ کہ ان دونو حکومتوں کا دھیان پھر اس معاملہ کی طرف دلایا جا رہا ہے۔ پرنس کنوئے نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو جو چٹھی بھیجی تھی۔ اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ نوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ بحر الکاہل کے حالات گو خراب ہیں مگر ایسے نہیں۔ کہ انہیں سنبھالا نہ جا سکے۔

واشنگٹن ۲ ستمبر۔ امریکن پریذیڈنٹ اپنے وزیر خارجہ اور دیگر امریکن لیڈروں سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ ان کی کل کی تقریر کا کانگرس پر جو اثر ہؤا ہے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اس تقریر سے دو باتیں واضح ہوئی ہیں ایک یہ کہ جرمنوں کی پیشقدمی میں سستی واقع ہونے پر بے فکر نہیں ہونا چاہئے اور دوسری یہ کہ صلح اب بات چیت اور سمجھوتہ سے نہ ہو سکے گی۔

کلکتہ ۲ ستمبر۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آج بنگال لیجسلیچر کی ملی جلی پارٹی نے بحث کی۔ مسٹر فضل الحق مسٹر جناح سے ملنے کل بمبئی جا رہے ہیں۔ وہ آسام کے وزیر اعظم سر محمد سعد اللہ صاحب سے بات چیت کر چکے ہیں۔

روم ۲ ستمبر۔ اٹلی کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے دو شہروں پر بمباری کی۔

قاہرہ ۲ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل تیسرے پہر ہمارے فوجی دستوں نے طبروق کے محاذ پر سرگرمی دکھائی۔ اور دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ جرمن ریڈیو نے مان لیا ہے۔ کہ سمولنسک کے بہت بڑے مورچہ پر ان کو بچاؤ کرنا پڑ رہا ہے۔ روسی توپخانہ ایسی گولہ باری کر رہا ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں کی۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک نامہ نگار نے اس مورچہ پر پرواز کی۔ اس کا بیان ہے کہ جرمن مورچوں کے پیچھے بڑی تباہی ہو رہی ہے۔ میلوں میں آگ بھڑک رہی ہے۔ جرمن ریڈیو نے یہ بھی مان لیا ہے کہ یوکرین میں بھی جوابی حملے ہو رہے ہیں۔ جو روسی فوجیں نیپر کے کنارے کے ساتھ ساتھ بحیرہ اسود تک پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ برابر آگ برسا رہی ہیں۔ پیدل فوجوں کی مدد کے لئے روسی گن بوٹ بھی دریا میں آ گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں جنوب کی طرف سے لیننگراڈ پر بہت زور ڈال رہی ہیں۔ اور ایک دستہ تو صرف بیس میل دور رہ گیا ہے۔ مگر ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ساری خبروں سے جو ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جرمن فوجیں جھیل المن کے جنوب میں رکی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں زور کی بارشیں ہو رہی ہیں۔

ماسکو ۲ ستمبر۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ دس ہفتوں کی لڑائی میں جرمنی کو ۲۵ لاکھ فوج کا نقصان ہوا ہے۔ اس تعداد میں زخمی بھی شامل ہیں۔ نازی پارٹی کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ ہمیں روس میں توقع کے خلاف شدید لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ اور بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ مگر یہ ہماری زندگی اور موت کا سوال ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی